ثاقبہ رحیم الدین بطور افسانہ نگار

منزہ منور سلہری

پی ایچ ڈی سکالر (اُردو) گیریژن یونیورسٹی، لاہور

ڈاکٹر محمد ارشد اویسی

صدر شعبہ اُردو، گیریژن یونیورسٹی، لاہور

SAQIBA RAHIMUDDIN AS A FICTIONIST

Munazza Munawwar Sulehri
PhD Scholar (Urdu)
Garrison University, Lahore

Muhammad Arshad Owaisi, PhD
Chairman Department of Urdu
Garrison University, Lahore

Abstract

Saqiba Rahimuddin is known for her works for children and literary books. She is also known for her social work, especially in the field of education and upbringing of the deserving children. She has published several collections of short stories. This paper reviews the themes, portrayals and philosophy of her short stories namely *Dard hi Dard*, *Tehzeb ke Zakham* and *Muhabbat*. Saqiba's style and approach to life makes her writings near to real-life, leaving audience in ultimate realistic spark. The themes of her short stories revolve around the pattrens and realities of our society, dealing with domestic life, religion, status and condition of women in society.

Keywords:

ڈاکٹر ذاکر حسین، ڈاکٹر محمود حسین، پاکستان چلڈرن اکیڈمی، ثاقبہ، اُردو، ادب، قلم قبیلہ، ادبی ٹرسٹ، افسانے، ناول، داستان

اُردو ادب کے لیے ثاقبہ رحیم الدین کی خدمات بے شمار ہیں۔ ان کی ادبی جہات متنوع ہیں۔ ثاقبہ نے اُردو ادب کی تقریباً ہر صنف میں طبع آزمائی کی اور کامیاب ہوئیں۔ وہ ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ نیک نامی اور درویشی اس خاندان کی پہچان رہی ہے۔ ان کے خاندان نے دولت اور اقتدار کو اہمیت نہیں دی۔ شرافت، درویشی اس خاندان کی پہچان بنی۔ ثاقبہ رحیم الدین کے والد اور چچا اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ ثاقبہ رحیم الدین نے ڈاکٹر ذاکر حسین اور ڈاکٹر محمود حسین کے زیر سایہ پرورش پائی۔ علم دوست، مہذب اور ایثار و قربانی دینے والی شخصیات نے ان کی شخصیت کو نکھرنے میں بہت مدد کی۔ اس تربیت نے انھیں اعتماد بخشا۔

بچوں کا فلاحی ٹرسٹ ''پاکستان چلڈرن اکیڈمی'' اور ادبی ٹرسٹ ''قلم قبیلہ'' جہاں ان کے جذبۂ عمل اور ان کی تنظیمی صلاحیت کی درخشاں مثالیں ہیں وہاں بچوں کے لیے ۹ کتابوں پر مشتمل ان کی کہانیاں اس حقیقت کا زندہ ثبوت ہیں کہ وہ ہمارے قومی و ملی مستقبل سنوارنے اور نکھارنے میں کس درجہ منہمک چلی آرہی ہیں۔

ثاقبہ رحیم الدین کی ادبی تخلیقات کا دائرہ صرف بچوں کے ادب تک محدود نہیں ہے۔ تعلیمی اور ترقی انداز نظر سے انھوں نے ادبی مضامین بھی قلم بند کیے ہیں اور اُردو افسانہ نگاری کی دنیا میں بھی اپنا مقام بنایا ہے۔ ان کے افسانے ہماری تہذیب و معاشرت کی عکاسی کرتے ہیں۔ گھریلو زندگی کے مسائل خصوصاً عورتوں کے مسائل کو انھوں نے اپنے افسانوں کا موضوع بنایا ہے۔

ان کے افسانوں کے تین مجموعے ہیں "تہذیب کے زخم"، "وردہی ور" اور "محبت" اِن مجموعوں میں ۱۲۲ افسانے شامل ہیں۔ ان کے افسانے سادگی کی خوبصورت مثال ہیں۔ تینوں مجموعوں میں عورت افسانے کا مرکزی کردار ہے۔ عورت کی قربانیاں و وفا اس طرح کے موضوعات ان کے افسانے میں زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ ثاقبہ اپنے افسانوی مجموعے ''وردہی ورد'' کے پیش لفظ میں لکھتی ہیں:

> ''ہم جن رستوں پر چلے فسانے بن گئے، بکھری ہوئی محبتیں اور ٹوٹے ہوئے دل تارے بن گئے۔ پھر اس چاندنی میں لو چلی اور انگارے بن گئے، نہ جانے کیوں ہم اس وقت چپ رہے اور جب دن نکلا تو گم صم اور حیران کھڑے رہے۔ کبھی سوچتے کبھی سوتے اور کبھی جاگتے رہے۔ چاروں اور بے یقینی اور دکھ کے بادل چھائے رہے۔ زندگی کی ساری قدریں اتھل پتھل ہوتی رہیں۔ ہم کچھ بھی تو نہ جان سکے، کچھ بھی تو نہ سمجھ سکے اور ہم کسی کے لیے کچھ بھی تو

نہ کرسکے۔سو ہم لکھنے بیٹھے اور لکھتے ہی چلے گئے۔ ہمارے جی سے محبت کا ایک دریا پھوٹا اور فسانے ہی فسانے ڈھلتے چلے گئے۔'' (۱)

ثاقبہ رحیم الدین کے افسانوں کا پہلا مجموعہ ''درد ہی درد'' ہے۔ یہ مجموعہ ۱۹۹۹ء میں راولپنڈی سے شائع ہوا۔ اس مجموعے میں نو افسانے شامل ہیں جن کے نام یہ ہیں: واپسی، جھولا، آواز، مٹی میں چراغ، شاباش، بڑی ہوا، کاغذی ناؤ، چلتے سے اور بس کچھ یوں ہی شامل ہے۔ مجموعے کا انتساب ''محمدؐ کے نام'' ہے۔ اِن افسانوں کے علاوہ ایک انشائیہ بھی شامل ہے۔

"درد ہی درد" کی کہانیاں ہماری روزمرہ زندگی کے واقعات کی عکاسی کرتی ہیں۔ اِن کی بنیادی خوبی، سادگی ہے جو اِن کی کہانیوں کے واقعات، کردار اور اندازِ بیان تینوں میں موجود ہے۔ یہ کہانیاں حقیقی زندگی سے قریب تر ہیں تخیل اِن کہانیوں میں تقریباً موجود نہیں ہے۔ جو آج کل ہمارے معاشرے میں ہو رہا ہے خاص طور پر گھریلو زندگی اور عورت کے مسائل کی بھرپور عکاسی کی گئی ہے۔ اس مجموعے کی پہلی کہانی سے 'واپسی' کا ایک پیراگراف ملاحظہ ہو۔ ''نیلوفر کے دل میں جانے کیا کیا آتا۔ وہ سوچتی ہے کہ ہم دونوں کہاں سے چلے تھے اور کیوں راستہ گم ہو گیا اور ہم کب کھو گئے، کچھ بھی تو یاد نہیں۔'' (۲)

ثاقبہ نے خاص طور پر اعلیٰ طبقے کی گھریلو زندگی پر روشنی ڈالی ہے۔ ان کے افسانوں میں کردار متحرک نظر آتے ہیں۔ اِن کرداروں میں برائی سے اچھائی کی طرف آنے کی صلاحیت موجود ہے۔ اِن کے افسانوں میں گھریلو زندگی ہے۔ بالخصوص میاں، بیوی اور بچوں کو موضوع بنایا گیا ہے۔ اعلیٰ طبقے کے باوجود گھریلو مسائل کم نہیں ہوتے۔ ثاقبہ کے افسانے اِن مسائل کو کم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی محبت کی بلندیوں سے محروم ہے۔ ہمارے تہذیبی ارتقا میں جذبہ محبت کو مرکزی اہمیت حاصل رہی ہے۔ لیکن ہماری گھریلو زندگی میں آج کے دور میں اس کا بہت فقدان نظر آ رہا ہے۔ اشفاق احمد اپنے مضمون ''ثاقبہ اور افسانے محبت کے'' میں لکھتے ہیں:

> ''اِن کا کوئی سا افسانہ پڑھ لیجیے، ریشمی پردوں کی اوٹ میں پنہاں چشم اشک ریز آپ سلگتی ہوئی روح پر شبنم افشانی کرتی محسوس ہو گی۔ پھر زبان ایسی شیریں اور بات کہنے کا انداز ایسا دلنشیں کہ ہر افسانہ کہانی کے جھمیر کھٹ سے اُٹھ کر زندگی کی غلام گردش میں آ کھڑا ہو گیا ہے۔'' (۳)

ثاقبہ رحیم الدین کے افسانوں کا دوسرا مجموعہ 'تہذیب کے زخم' ہے جو ۱۹۹۴ء میں شائع ہوا۔ کتاب کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے کو انھوں نے ''انشائیہ نما'' کا نام دیا ہے۔ دوسرا حصہ افسانوں اور تیسرا حصہ علمی مقالوں پر مشتمل ہے۔ اس مجموعے میں کل تین افسانے ہیں اُن کے نام یہ ہیں: رابعہ، ڈھلان کا سفر اور پیاسی۔ یہ تینوں افسانے سیدھے سادے ہیں۔ ثاقبہ کے لکھنے کا منفرد انداز ہے۔ وہ انداز ان افسانوں میں بھی نظر آتا ہے۔ زیادہ تر امیر طبقہ کو اپنے افسانوں کا موضوع بنایا ہے۔ امیر طبقے کے مسائل، عورت کی مشکلات، اُن کی ہمدردی یہ سب ان کے افسانوں میں پڑھنے کو ملتا ہے۔ عورت ہر طبقے میں اپنی قربانی سے گھر آباد کرتی ہے۔ مالی مسائل نہ ہونے کے باوجود عورت اپنے گھر میں اُس طرح خوش نہیں جیسا ہونا چاہئے۔ شوہر کی بے پرواہی، تنہائی یہ سب اِن کے افسانوں میں موجود ہے۔

مرد کو اگر آسمان کا درجہ حاصل ہے تو عورت زمین ہے۔ معاشرے میں عورت مرکزی وجود رکھتی ہے۔ عورت کے کئی روپ ہیں جن میں ماں، بہن، بیوی، بیٹی اس میں سب سے اہم روپ ماں کا ہے۔ احمد ندیم قاسمی اسی موضوع پر بات کرتے ہوئے کہتے ہیں:

> ''ہمارے معاشرے میں عورت پر درپردہ جو ظلم روا رکھے جاتے ہیں، وہ اِن کے افسانوں کا خاص موضوع ہیں اور حق بات یہ ہے کہ اِن فن پاروں میں انھوں نے عورت کے مسائل کو عمدہ اسلوب اور موثر انداز سے پیش کیا ہے۔ یہ اس معاشرے کی ہر ماں، بیوی، بہن اور بیٹی کے مسائل ہیں۔'' (۴)

ثاقبہ کا تعلق اعلیٰ طبقے سے ہے۔ اس لیے اعلیٰ طبقے کی زندگی اور ان کے موضوعات کو ثاقبہ کے ہاں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ انھوں نے اپنے افسانوں میں بتایا ہے کہ پریشانیاں، تکالیف، آپس میں پیار ومحبت کا فقدان یہ مسائل صرف غریبوں میں نہیں ہوتے، امیروں میں بھی ہوتے ہیں۔ جیسے اپنے افسانے ''رابعہ'' میں لکھتی ہیں:

> ''رابعہ سچی، حساس، مخلص اور خوبصورت ہستی تھی جس کا تعلق ایک نامور بلند پایہ خاندان سے تھا اس کے خاندان کے سربراہ سید محسن علی جسٹس کے عہدے پر رہا اور بعد میں ایک صوبے کے گورنر بھی تھے۔'' (۵)

اِن تینوں افسانوں میں بھی عورت مرکزی کردار ہے۔ خاص طور پر مشرقی عورت۔ تہذیب کے زخم کے تینوں افسانوں میں ثاقبہ نے عورت کو پورے خلوص کے ساتھ ذمہ داریاں ادا کرتے دکھایا ہے۔

یہ خواتین سب سے محبت کرتی ہیں اور محبت بانٹتی ہیں ۔بظاہر خوشحال اور پر سکون زندگی بسر کرتی ہیں ۔مگر ان کی خواہشات اور احساسات کو قدم قدم پر روندا جاتا ہے ۔صبر کرتے یہ ساری تکلیفیں برداشت کرتی ہیں اور کسی سے شکوہ نہیں کرتیں ۔ان تینوں افسانوں کے حوالے سے بات کرتے ہوئے ڈاکٹر شمیم ترمذی رقم طراز ہیں:

''ثاقبہ کی کہانیوں میں مرکزی کردار خواتین ہیں اور ڈھلان کا سفر ان سب کرداروں کا مقدر ہے ۔تہذیب کے زخم ان کرداروں کو اذیت ناک حالت میں جینے پر مجبور کرتے ہیں ۔''(۶)

''محبت'' ثاقبہ کے افسانوں کا تیسرا مجموعہ ہے جو ۲۰۰۲ء میں شائع ہوا ۔کتاب کا انتساب ''اپنے پیارے دوست کے نام جو سچا ہے، حسین ہے محبت والا ہے، ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا ۔''

اس مجموعے کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ۔پہلا حصہ نامور ادیبوں کی آرا اور ثاقبہ کے لکھے ہوئے پیش لفظ پر مشتمل ہے ۔ان ادیبوں میں افتخار عارف، پروفیسر فتح محمد ملک اور ڈاکٹر وحید قریشی شامل ہیں ۔کتاب کا دوسرا حصہ گیارہ افسانوں پر مشتمل ہے جن کے عنوانات کچھ اس طرح ہیں: مریم، کھیل کود، چھپن چھپائی، الغم، دیوانے لوگ، یہ بھی کوئی تک ہے، پانی کی بوندیں، آہستہ آہستہ میری آنکھیں، ساون، ہائے اللہ شامل ہیں ۔

افسانوی مجموعہ ''محبت'' باقی مجموعوں کی طرح خوبصورت ہے ۔محبت اس مجموعے کے زیادہ تر افسانوں کا موضوع ہے ۔ثاقبہ کے تمام نسوانی کردار تنہائی کے اسرار میں لپٹے ہوئے ہیں ۔لیکن ہر کہانی میں انھوں نے یہ باور کروایا ہے کہ عورت تنہا قربانی دے رہی ہو، کوئی ساتھ نہ بھی ہو تو پھر بھی یہ تنہائی جامد نہیں ہے ۔اس تنہائی میں حرکت ہے ۔کچھ اچھا کرنے کا ارادہ، تنہائی کے باوجود سب میں محبتیں بانٹنا اس لیے ان کی کہانیاں منفرد ہیں ۔ایک افسانے ''یہ دیوانے لوگ'' میں لکھتی ہیں کہ: ''جب خدیجہ نے مسعود سے بہت محبت کی اور دل بھر کر چاہا تو اس وقت بھی مسعود کی سرد مہری نہ گئی ۔مسعود اپنے بیمار بھائی کی کفالت میں حد درجہ مصروف رہا تھا ۔''(۷)

"محبت" کی کہانیاں حقیقت سے قریب تر ہیں ۔گھریلو زندگی کی اس مجموعے میں بھی عکاسی ملتی ہے ۔ان کے افسانے ہماری زندگیوں سے الگ نہیں ہیں ۔پروفیسر مقصود جعفری اس مجموعے کے بارے میں اپنے تاثرات رقم کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اُن (ثاقبہ) کی "کتاب" محبت دراصل محبت ہی کے محور و موضوع کے ارد گرد گھومتی ہے ۔ہر افسانہ یہی موضوع لیے ہوئے ہے ۔افسانے مختصر اور محدود ہیں ۔ہر افسانہ خانگی حالات

کے اردگرد گھومتا ہے لیکن جا بجا سیاسی معاشرتی ،سماجی اور نفسیاتی کیفیات اور واقعات پر تبصرہ ہے۔''(۸)

ثاقبہ رحیم الدین کے تمام مجموعوں میں افسانے کی تکنیک کے حوالے سے خوبیاں ہی خوبیاں ہیں۔ ثاقبہ کے افسانے مختصر افسانوں سے قریب تر ہیں۔لیکن یہ افسانے سے زیادہ کہانیاں یا قصہ ہیں۔ڈاکٹر وحید قریشی 'محبت' کی کہانیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''افسانے سے مراد اگر فکشن ہے تو پھر یہ کہانیاں افسانے ہیں۔اگر افسانے سے مراد "Short Story" ہے تو پھر ان افسانوں کو افسانے کے بجائے کہانی یا قصہ کہنا زیادہ موزوں ہوگا کیونکہ ان میں افسانے کی ساخت کی جھلک تو ہے لیکن سارے کا سارا سانچہ قدیم قصہ گوئی سے زیادہ قریب ہے۔''(۹)

ثاقبہ گزرے ہوئے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے کردار کے ذہن میں آنے والے خیالات کو اس طرح اپنی کہانی کا حصہ بناتی ہیں ایسا لگتا ہے کہ یہ خیالات اُسی وقت حقیقت میں موجود ہیں۔

افسانے ،ناول، داستان ان سب میں کردار کی سب سے زیادہ اہمیت ہیں۔کردار ہی کہانی کو آگے بڑھاتے ہیں۔یہ کردار گھر، شہر اور معاشرے کے عکاس ہوتے ہیں۔ثاقبہ کے افسانوں کے کردار، زندگی کے بنیادی کردار ہیں۔یہ اپنے معاشرے اور معاشرے سے جڑے مسائل کے نمائندہ کردار ہیں۔ثاقبہ خود ان کرداروں کو پسند بھی کرتی ہیں اور کچھ کو ناپسند۔ان کی کہانیوں کے کردار مثالی نہیں ہیں بلکہ ان میں تغیر پایا جاتا ہے۔ایک بات ان تمام نسوانی کرداروں میں مشترک ہے کہ ان کی کہانیوں کے تمام نسوانی کردار تعلیم یافتہ ہیں۔

ثاقبہ کے تمام نسوانی کردار یہ آرزو رکھتے ہیں کہ ان کا جیون ساتھی ان کے ساتھ ہو، ان سے محبت کرے، ان پر توجہ کرے، ان کے دکھ درد میں شامل ہو۔لیکن ان کی یہ حسرت رہ جاتی ہے اور یوں ہی زندگی گزر جاتی ہے۔

مرد کرداروں کو بھی ثاقبہ نے اپنی کہانیوں میں اہمیت دی ہے۔مرد اور عورت کے درمیان فرق کو مصنفہ نے اپنی کہانیوں میں واضح کیا ہے۔ایک جیسے حالات میں رہنے والے، ایک جیسے مسائل کا سامنا کرنے کے باوجود دونوں کی سوچ میں بہت فرق ہے۔عورت ایثار اور قربانی کا پیکر زندگی کے آخری سانس تک ایسی ہی رہتی ہے اور مرد خود پسند، اپنی زندگی میں مگن، کسی کی پرواہ نہ کرنے والا اور مطمئن جیسے سارے دکھ اور تکلیف صرف عورت کے لیے ہیں مرد ان مسائل سے آزاد ہے۔

ان کے کردار جاندار ہونے کے باوجود سادہ انداز لیے ہوئے ہیں۔عورت کے کردار کو شروع سے آخر تک محبت کا پیکر بنایا ہے۔ثاقبہ اپنے افسانے ''مٹی میں چراغ'' میں عورت کے کردار کو اسی طرح لکھتی ہیں:

> ''دھیرے دھیرے عامر اور اس کے جوان بچے اپنی اپنی دنیا میں مصروف ہوتے چلے گئے۔موتی اندر ہی اندر اپنے دکھوں کو خود ہی سہارے ہوئے تھی۔موتی کی محبت تیزی سے گر رہی تھی۔وہ اپنے جی سے کہنے لگی کہ میں محبت کے چراغ جلاتے جلاتے گھل کر رہ گئی ہوں۔''(۱۰)

ثاقبہ نے اپنے افسانوں کی بنیاد خیالی کہانیوں پر نہیں رکھی۔نہ ہی داستانوں کی طرح مافوق الفطرت عناصر کا سہارا لیا۔بلکہ ان کے افسانے واقعیت نگاری کی خوبصورت مثال ہیں۔مصنفہ نے حقیقت پر زور دیا ہے اور معاشرے کے حقیقی پہلو پر توجہ دلائی ہے۔اعلیٰ طبقے کے رہنے والوں کی گھریلو زندگی کے مسائل پر روشنی ڈالی ہے۔یہ افسانے واقع نگاری کی بہترین مثال ہیں۔ثاقبہ نے اپنے افسانوں میں حقیقت کو خوفناک بنا کر پیش نہیں کیا اور نہ ہی لوگوں کے رویوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔عوام زندگی کو جس انداز سے دیکھتی ہے ثاقبہ نے اُس انداز سے ہی اپنے افسانوں کو لکھا ہے۔خالدہ حسین اپنے مضمون ''بڑا ہے درد کا رشتہ'' میں لکھتی ہیں:

> ''درد ہی درد کی کہانیاں ہماری آپ کی زندگی کے روزمرہ واقعات ہیں۔ان کی بنیادی خوبی سادگی اور براہ راست انداز ہے جو واقعات،کردار انداز بیان تینوں میں موجود ہے۔''(۱۱)

فطرت سے محبت اور شاعری سے لگاؤ انسانی مزاج کا حصہ ہے۔ثاقبہ افسانہ نگار ہونے کے ساتھ ساتھ شاعرہ بھی ہیں۔اس لیے اُن کی شاعری کے اثرات اُن کی نثر میں بھی نظر آتے ہیں۔الفاظ کا چناؤ شاعر کی ایک خاص خوبی ہے۔اسی لیے ثاقبہ نے اپنے افسانوں میں بھی خوبصورت الفاظ کا انتخاب کیا ہے۔وہ الفاظ کو مناسب جگہ استعمال کرنے کا فن بخوبی جانتی ہیں۔احمد ندیم قاسمی لکھتے ہیں:

> ''کہیں کہیں تو وہ نثر میں شاعری کرنے لگتی ہیں مگر مضامین کے یہ ٹکڑے زندگی سے اتنے قریب ہوتے ہیں کہ ان کے مشاہدہ زندگی اور مطالعہ حیات کی قوتوں پر مسرت بخش حیرت ہوتی ہے۔''(۱۲)

ثاقبہ کا اپنا ایک منفرد اُسلوب ہے۔ان کے اُسلوب میں تازگی اور شگفتگی ہے۔مکالمے کی زبان کردار کی زندگی سے مناسبت رکھتی ہے۔جیسا کردار ہے ویسی ہی زبان استعمال کی ہے۔ان کے مکالمے جاندار ہیں۔رضیہ بتول،ثاقبہ کے افسانوں پر بات کرتے ہوئے کہتی ہیں:

''ثاقبہ نے بڑی خوبصورتی سے اپنا فلسفہ حیات بھی مکالموں کے ذریعے بیان کیا ہے۔وہ حیات کے جس فلسفے کی علمبردار ہیں اس کی تلقین بالکل نہیں کرتیں بلکہ معنی خیز فقروں کے ذریعے اپنے خیال کو قاری تک پہنچادیتی ہیں۔''(۱۳)

ثاقبہ رحیم الدین کے افسانوں کے تینوں مجموعوں کا جائزہ لینے کے بعد یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان کے افسانے آغاز سے اختتام تک اپنی طرف توجہ مبذول کرانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔وہ موجودہ معاشرے کے اعلیٰ طبقے کی گھریلو زندگی کی حقیقت کو سامنے لے کر آئی ہیں۔معاشرے کو کامیاب بنانے کے لیے یہ افسانے بہت ہی فائدہ مند ہیں۔اگرچہ افسانوں میں عورت کو ماڈرن دکھایا ہے لیکن کہیں نہ کہیں اس عورت کے اندر بھی لحاظ ہوتا ہے۔موقع محل کے مطابق کرداروں سے گفتگو کروانا یہ بھی ثاقبہ کا خوبصورت انداز ہے۔

آج کے افراتفری کے دور میں اگر چند لمحے آرام کے نصیب ہو جائیں تو کسی نعمت سے کم نہیں۔ ثاقبہ کے افسانوں میں بھی ایسی ہی خصوصیات ملتی ہیں۔ثاقبہ رحیم الدین افسانے لکھتے وقت اپنی تہذیب اور اسلامی روایات کو نہیں بھولیں۔ان کے افسانوں میں یہ روایات نظر آتی ہیں۔جیسا سادہ معصوم نیک دل ثاقبہ کا حقیقی زندگی میں ہے وہی خوبیاں ان کے افسانے کے کرداروں میں نظر آتی ہیں۔

مرزا ادیب ثاقبہ کی تحریروں پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''ثاقبہ نے اپنی نہایت خوبصورت تحریروں میں شگفتہ بیانی کے ساتھ ساتھ اپنی والہانہ اور ہمہ گیر محبت کا اظہار کیا ہے۔اس محبت کا جو انسانیت کے لیے ہے جو انسانوں کے لیے ہے۔ اول میں ان کا سارا وجود محبت کا ایک زندہ استعارہ بن کر رہ گیا ہے۔''(۱۴)

ثاقبہ کی کہانیاں موضوع کے حوالے سے باہم مربوط ہیں لیکن ہر کہانی دوسری کہانی سے منفرد ہے۔ اپنی نوعیت کے منفرد افسانے جو ہمیں سبق بھی فراہم کرتے ہیں اور ہم ان افسانوں سے لطف اُٹھاتے ہیں۔ عورت کے مسائل پر یہ افسانے سوچنے پر مجبور کر دیتے ہیں،ان افسانوں میں ان مسائل کا حل بھی نظر آتا ہے۔ثاقبہ کی افسانہ نگاری پر بات کرتے ہوئے کرنل غلام سرور لکھتے ہیں:

''ثاقبہ رحیم الدین کا فن دراصل انسانی نفسیات سمجھنے کا فن ہے۔روح پر چھایا ہلکا سا غبار، درد کی ہلکی ہلکی ٹیسیں، بندہ و آقا کے مابین حائل ناقابل عبور خلیج، ساتھ رہتے ہوئے بھی دوری، بیگانگی اور ناقابل بیان تنہائی، یہ کیفیات ثاقبہ اپنے وجود اور اپنی روح میں پوری شدت سے محسوس کرتی ہیں اور پھر انہیں صفحۂ قرطاس میں منتقل کر دیتی ہیں۔''(۱۵)

مختصر یہ کہ ثاقبہ کی کہانیاں مروجہ طریقہ کار سے ہٹ کر ہیں ۔یہ کہانیاں اپنے انداز فکر ،طرز بیان کی بنا پر منفرد ہیں ۔انگریزی الفاظ کے استعمال سے زبان جدیدیت کا لبادہ اوڑھ لیتی ہے ،منظر کشی اور جزئیات نگاری میں فنکارانہ صلاحیت موجود ہے ،جو منفرد اُسلوب کی یاد دلاتی ہے ۔انداز کی شائستگی ،بیان کا رکھ رکھاؤ،اخلاقی اقدار کی اہمیت ہمیں ان کے افسانوں میں نمایاں نظر آتی ہے ۔یہی وہ بنیادیں ہیں جن پر ثاقبہ کے افسانے استوار ہیں ۔

☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) ثاقبہ رحیم الدین ۔"درد ہی درد"۔ پیپ بورڈ پرنٹرز ۔راولپنڈی ۔۱۹۹۹ء ۔ص نمبر ۱۲ ۔۱۳

(۲) ایضاً ۔ص نمبر ۲۰، ۲۱

(۳) اشفاق احمد ۔"ثاقبہ اور افسانے محبت کے "۔مشمولہ ،قلم قبیلہ ثاقبہ نمبر ۔مدیر ،ڈاکٹر فردوس انور قاضی ۔ قلم قبیلہ ادبی ٹرسٹ ۔کوئٹہ ۔۲۰۱۸ء ۔ص نمبر ،۳۰ ۔

(۴) احمد ندیم قاسمی ۔"ایک تاثر "۔مشمولہ ،تہذیب کے زخم ۔مصنفہ ،ثاقبہ رحیم الدین ۔ پیپ بورڈ پرنٹرز ۔ راولپنڈی ۔ اشاعت دوم ،۲۰۰۷ء ۔ص نمبر ۱۱ ۔

(۵) ثاقبہ رحیم الدین ۔"تہذیب کے زخم"۔ پیپ بورڈ پرنٹرز ۔راولپنڈی ۔اشاعت دوم ،۲۰۰۷ء ۔ص ۶۲

(۶) ڈاکٹر شمیم ترمزی ۔"تہذیب کے زخم کی ادبی فضا"۔مشمولہ ،"تاروں بھرا آسمان"۔مرتبہ ،ڈاکٹر رشید امجد ۔ پیپ بورڈ پرائیوٹ لمیٹڈ ۔راولپنڈی ۔۲۰۰۴ء ۔ص نمبر ۳۹۲ ۔

(۷) ثاقبہ رحیم الدین ۔"محبت"۔ پیپ بورڈ پرنٹرز ۔راولپنڈی ۔۲۰۰۲ء ۔ص نمبر ،۵۲ ۔

(۸) پروفیسر مقصود جعفری ۔"ثاقبہ رحیم الدین کی محبت "۔مشمولہ ،قلم قبیلہ ثاقبہ نمبر ۔مدیر ،ڈاکٹر فردوس انور قاضی ۔قلم قبیلہ ادبی ٹرسٹ ۔کوئٹہ ۔۲۰۱۸ء ۔ص نمبر ،۸۱ ۔

(۹) ڈاکٹر وحید قریشی ۔تبصرہ ۔مشمولہ ، "ثاقبہ ایک تحریک"۔مصنفہ ، رضیہ بتول جعفری ۔عاتکہ پرنٹرز ۔ملتان ، اشاعت ۲۰۰۶ ،ص نمبر ۴۷ ،۴۸)

(۱۰) ثاقبہ رحیم الدین ۔"درد ہی درد"۔ پیپ بورڈ پرنٹرز ۔راولپنڈی ۔۱۹۹۹ء ۔ص نمبر،۸۰ ۔۸۱

(۱۱) خالدہ حسین ۔"بڑا ہے درد کا رشتہ "۔مشمولہ، قلم قبیلہ ثاقبہ نمبر ۔مدیر، ڈاکٹر فردوس انور قاضی ۔قلم قبیلہ ادبی ٹرسٹ ۔کوئٹہ ۔۲۰۱۸ء ۔ص نمبر،۷۹ ۔

(۱۲) حمد ندیم قاسمی ۔"ایک تـــــاثـــر"۔مشمولہ، تہذیب کے زخم ۔مصنفہ، ثاقبہ رحیم الدین ۔ پیپ بورڈ پرنٹرز ۔ راولپنڈی ۔ اشاعت دوم، ۲۰۰۷ء ۔ص نمبر،۱۱

(۱۳) رضیہ بتول جعفری ۔"ثاقبہ ایک تحریک"۔عاتکہ پرنٹرز ۔ملتان ۔۲۰۰٦ء ۔ص نمبر،۵۹ ۔

(۱۴) مرزا ادیب ۔"ثاقبہ رحیم ،محبت کا زندہ استعارہ"۔مشمولہ، قلم قبیلہ ثاقبہ نمبر ۔مدیر، ڈاکٹر فردوس انور قاضی ۔قلم قبیلہ ادبی ٹرسٹ ۔کوئٹہ ۔۲۰۱۸ء ۔ص نمبر ۳۱ ۔

(۱۵) کرنل غلام سرور ۔"ثـاقبـہ رحـیـم الـدیـن کـا فن افسـانـہ نـگـاری "۔مشمولہ ۔تاروں بھر آسمان ۔مرتبہ، ڈاکٹر رشید امجد ۔پیپ بورڈ پرائیوٹ لمیٹڈ ۔راولپنڈی ۔۲۰۰۴ ۔ص نمبر ۱۳۵ ۔

✿✿✿